احباب ربوہ محبت اور خلوص کے ساتھ مہمانوں کی ہر ممکن خدمت کرنے کی کوشش کریں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳؍جنوری ۱۹۶۷ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

☆ جلسہ سالانہ میں اپنا حرج کر کے بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔

☆ ان فیوض اور برکات کے وارث بنیں جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا۔

☆ جلسہ سالانہ کے ایام میں ہمارے ماحول کی پاکیزگی کے نظارے غیروں کو بھی نظر آنے چاہئیں۔

☆ جلسہ سالانہ کے ایام میں کھانے کے لقمہ لقمہ اور ذرّہ ذرّہ کی حفاظت کریں اور ہر قسم کے ضیاع سے بچیں۔

☆ رضا کار محبت، اخلاص، فدائیت، قربانی اور تکلیفیں اُٹھا کر خدا کے پاک مسیح کے مہمانوں کی خدمت کریں۔

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج میں دوستوں سے جلسہ سالانہ کے متعلق بعض باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ باہر کی جماعتوں سے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انہیں ان وعدوں کو یاد رکھتے ہوئے اور ان دعاؤں کو ذہن میں حاضر رکھتے ہوئے کہ جو وعدے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس بابرکت جلسہ کے متعلق کئے اور جو دعائیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسہ کو بابرکت بنانے کے لئے اپنے ربّ کے حضور کیں۔ زیادہ سے زیادہ اس بابرکت جلسہ میں انہیں شمولیت اختیار کرنی چاہئے ان کو بھی جو عادۃً جلسہ میں شامل ہوتے ہیں اور ان کی زندگی کا ایک ضروری جز جلسہ کی شمولیت بھی بنی ہوئی ہے اور سوائے اشد مجبوری کے وہ جلسہ سے غیر حاضر رہنا کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ اور ان لوگوں کو بھی اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے یہاں تشریف لانا چاہئے۔ جو اس وقت تک اس معاملہ میں سستی دکھاتے آ رہے ہیں۔

اس کے علاوہ بہت سی دیہاتی جماعتیں ہیں۔ جہاں سے کم دوست جلسہ میں شامل ہونے کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ اگرچہ بہت سی ایسی دیہاتی جماعتیں بھی ہیں کہ جہاں سے بڑی کثرت سے دوست آتے ہیں اور جلسہ میں شامل ہوتے ہیں۔ لیکن اس وقت میں ان دیہاتی جماعتوں کو مخاطب کر رہا ہوں جہاں سے بہت کم احمدی جلسہ میں شامل ہوتے ہیں اور میں ان کی توجہ ان کے ضلع کے امیر اور ان کے ضلع کے مربی کی وساطت سے اس طرف پھیرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس غفلت اور سستی کو ترک کر دیں اور جو جلسہ اب آ رہا ہے۔ اس میں شامل ہونے کی نیت بھی کریں اور تیاری بھی کریں اور دعائیں بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق عطا کرے کہ وہ اس جلسہ میں شامل ہوں اور ان فیوض اور برکات سے حصہ لیں جن فیوض اور برکات کی دعائیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیں۔ جن فیوض و برکات کے وعدے

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیئے۔

اس کے بعد میں ربوہ کے دوستوں سے بھی کچھ باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ باہر سے آنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہونے کی وجہ سے ہمارے بڑے ہی باعزت اور قابل صد احترام مہمان ہیں۔ ان کی عزت کا ان کے احترام کا خیال رکھنا اور ان کے آرام کا خیال رکھنا ہمارے لئے ضروری ہے۔ ایک طرف اس کی ذمہ داری جلسہ سالانہ کے انتظام پر ہے کہ وہ جس حد تک ممکن ہو سکے اچھا اور ستھرا کھانا تیار کریں۔ جس حد تک ممکن ہو سکے نہایت عزت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر کا پکا ہوا کھانا پیش کریں اور کھلائیں اور جس حد تک ممکن ہو ان کی تکالیف کا خیال رکھیں۔ کسی قسم کی کوئی تکلیف جسمانی یا ذہنی انہیں پہنچنے نہ دیں۔

دوسری طرف تمام اہل ربوہ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ان دنوں میں خاص طور پر اس بات کا خیال رکھیں کہ ربوہ کا ماحول ظاہری طور پر بھی اور باطنی لحاظ سے بھی ہر طرح پاک صاف اور ستھرا رہے۔ گھروں میں گند نہ ہو، گھروں سے باہر گند نہ پھینکا جائے، سڑکوں اور گلیوں کو صاف رکھا جائے، باطنی طہارت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کی جائیں کہ وہ اہل ربوہ کو اس بلند اور ارفع مقام پر قائم رکھے۔ جس بلند اور ارفع مقام پر باہر سے آنے والے دوست انہیں دیکھنا چاہتے ہیں۔

پھر دوکانداروں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اچھی اور ستھری چیز رکھیں اور مناسب نرخوں پر انہیں فروخت کریں اور بیع وشراء میں کسی قسم کا جھگڑا نہ ہونے دیں۔ قول سدید سے کام لیں کوئی پیچ بیچ میں نہ ہو، جو بعد میں کسی قسم کی بدمزگی یا بدظنی کا باعث بنے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ اشیاء دو نقطہ ہائے نگاہ سے ستھری اور عمدہ کہلاتی ہیں، ایک وہ جو ظاہر میں ستھری ہوں اور ایک وہ جو اپنے اثر کے لحاظ سے صحت مند ہوں۔ ایسی غذائیں (کھانے پینے کی چیزیں) جن کا صحت پر اچھا اثر نہیں پڑتا، ربوہ کے دوکانداروں کو نہیں لانی چاہئیں نہیں بیچنی چاہئیں۔ پس صحت مند اغذیہ ہماری دوکانوں پر بکنی چاہئیں۔

اہل ربوہ اور کارکنان جلسہ کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ ان دنوں میں خاص طور پر یہ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور جیسا کہ محض اپنے فضل سے وہ پہلے کرتا آیا ہے کہ باوجود اس قدر عظیم اجتماع کو اور باوجود اس کے کہ صحت جسمانی کا عام معیار اتنا بھی نہیں ہوتا جتنا بعض دوسرے میلوں پر ہوتا ہے۔ باوجود ان ساری چیزوں کے اللہ تعالیٰ نے اس اجتماع کو ہر قسم کی بیماری اور

وباء سے محفوظ رکھا ہوا ہے۔ پس دعا کرنی چاہئے کہ جیسا وہ پہلے محفوظ رکھتا چلا آیا ہے اس جلسہ پر بھی اور آئندہ جلسوں پر بھی وہ احباب جماعت کو خواہ باہر سے آنے والے مہمان ہوں یا ربوہ میں بسنے والے ہوں۔ ہر قسم کی وباء اور بیماری سے محفوظ رکھے اور اس طرح اپنے فضل اور رحمت کو ہم پر نازل کرے کہ دیکھنے والی نگاہ میں یہ بھی ایک معجزہ سے کم نہ ہو جیسا کہ حقیقتاً یہ ایک معجزہ ہے۔

ایسے بڑے اجتماعات پر جہاں مرد بھی کثرت سے شامل ہوں اور مستورات بھی کثرت سے شامل ہوں اس بات کا خاص خیال رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ جو احکام اسلام نے غضِ بصر وغیرہ کے متعلق دیئے ہیں۔ ان کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ ہمارے اس جلسہ میں باہر سے بڑی کثرت سے مستورات بھی (احمدی بہنیں بھی) آتی ہیں اور مرد بھی آتے ہیں (شہری بھی اور دیہاتی بھی پڑھے ہوئے بھی اور ان پڑھ بھی مختلف عادتوں والے جو مختلف روایات میں سے گزر کر جوان ہونے والے) ہمارے ماحول کی پاکیزگی کے نظارے جب غیر دیکھتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں کہ عورتیں ایک طرف چل رہی ہیں اور مرد ایک طرف چل رہے ہیں۔ ہر ایک کا منہ اپنے سامنے ہے۔ اور ہر ایک عورت کو بھی شیطان سے امن حاصل ہے اور ہر ایک مرد کو بھی شیطان سے امن حاصل ہے بڑی پاکیزہ فضا ہے۔

پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ لڑائی اور جھگڑا ہر وقت اور ہر مقام پر برا ہے لیکن جہاں اس قسم کے مقدس دینی اجتماعات ہوں وہاں جھگڑے اور فساد سے بہر حال بچنا چاہئے اور اس طرف عام حالات کی نسبت بھی زیادہ توجہ دینی چاہئے۔

اس قسم کے عظیم اجتماعات میں جہاں ۸۰۔۹۰ ہزار مرد و زن دین اسلام کی باتیں سننے کے لئے جمع ہوں یہ خطرہ بھی ہوتا ہے کہ وہاں شیطان اپنے بعض چیلے بھی بھیجتا ہے۔ جو بے دینی اور نافرمانی کی باتیں پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جہاں اس قسم کے دینی اجتماع ہوں۔ وہاں خاص طور پر ہر قسم کی نافرمانی اور فسق و فجور سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اگر کوئی ایسا شخص نظر آئے جو اس نیت سے اس اجتماع میں شامل ہوا ہے کہ وہ فسق اور اباء کی باتیں پھیلائے۔ تو فوراً نظام کو مطلع کیا جانا چاہئے تا کہ ایسے لوگوں کے فتنے کو شروع سے ہی دبا دیا جائے اور کوئی بدمزگی پیدا نہ ہو۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت تقویٰ کے ایک بلند معیار پر قائم ہے۔ محض اس کے فضل سے اور

نبی اکرم ﷺ کی قوت قدسیہ اور اس قوت قدسیہ کو حاصل کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود سے جو فیضان جاری ہوا اس کے نتیجہ میں ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور پھر ان دو پاک وجودوں کی سب تعریف ہے کہ جو ایک استاد کی حیثیت سے دنیا میں نازل ہوا اور مبعوث کیا گیا صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک وہ جو بہترین شاگرد کی حیثیت سے دنیا میں پیدا ہوا اور اس مقدس استاد سے شاگرد نے ہر فیض پایا اور ہر فیض پھر آگے جاری کیا۔

پس جماعت بحیثیت جماعت ایک بلند معیار پر قائم ہے۔فسق و فجور کی ایسی باتوں سے ہمیں یہ خطرہ یا اندیشہ نہیں ہوتا کہ کسی شخص کو وہ گمراہ کر دیں گی یا ان کی ٹھوکر کا باعث بنیں گی ۔ ہمارے دل میں جو خطرہ پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ (خدانخواستہ) بعض جوشیلے آدمی شائد اپنے جوش کو دبا نہ سکیں اور لڑائی جھگڑے کی کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے جو اس قسم کے مقدس اجتماع میں ہم نہیں پسند کرتے ۔

پس اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت بڑے بلند معیار پر قائم ہے۔مگر اس میں بھی شک نہیں کہ ہم یہ بھی پسند نہیں کرتے کہ ایسے مقدس اجتماع میں کسی خناس کی شرارت کے نتیجہ میں کسی ایک آدمی کی بھی دلآزاری ہو اور اس کی توجہ دعاؤں سے اور عاجزانہ خشوع وخضوع سے بٹ کے ایسی ناواجب باتوں میں اُلجھ جائے۔

پس اگر باہر سے کوئی ایسے لوگ آ جائیں جو یہ سمجھتے ہوں کہ اس اجتماع میں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم سے جاری کیا ہے اور جو بڑی برکات اور فیوض کا حامل ہے اس میں وہ فاسقانہ اور شرانگیز باتوں کو پھیلا سکتے ہیں اور اسی نیت سے وہ یہاں آئے ہوں،تو آپ کا فرض ہے کہ آرام کے ساتھ،بغیر کسی قسم کی بدمزگی پیدا کئے ایسے لوگوں کو نظام کے سپرد کر دیں۔نظام ان کو سمجھا بجھا کے ایسا انتظام کر دے گا کہ دلآزاری کا باعث نہ بنیں۔

یہاں چونکہ اب ماحولِ ربوہ سے بھی بہت سے لوگ آنے لگے ہیں ۔ عام حالات میں بھی آتے ہیں مگر اجتماعات میں تو بڑی کثرت سے آتے ہیں اور اس دفعہ تو چونکہ آٹے وغیرہ کی بہت قلت ہے اس لئے ممکن ہے کہ بعض لوگ جلسہ پر باہر سے صرف کھانا کھانے کے لئے آ جائیں۔اگر ہمارے پاس توفیق ہوتی تو ہم خود بلا کر ان کو کھانا کھلا دیتے۔لیکن جماعت غریب ہے اور اس پر جو ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں وہ بڑی اہم ہیں اس لئے اس قسم کے لوگوں کو کھانا کھلانے سے ہم معذور ہیں۔ہمیں اصولی حکم یہ ملا ہے کہ

تمہیں خدا دیتا تو بہت ہے اشاعت اسلام کے لئے اور اس کے کلمہ کے اعلاء کے لئے لیکن ہمیشہ یہ یاد رکھنا کہ تمہارا ایک دھیلا بھی ضائع نہیں ہونا چاہئے۔ ہم دھیلے دھیلے کی حفاظت کر کے ان برکتوں کو جو آسمان سے نازل ہوتی ہیں سمیٹے ہوتے ہیں اور دھیلے دھیلے کی ہمیں حفاظت کرتے رہنا چاہئے۔ میں نے پہلے بھی اس طرف توجہ دلائی تھی کھانا یا کوئی اور چیز کسی صورت میں بھی ضائع نہیں ہونی چاہئے۔ ایک ایک روٹی ایک ایک لقمہ کا بھی صحیح استعمال ہونا چاہئے ورنہ وہ برکت جاتی رہے گی جو ہماری روٹی میں اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے اور میں یہاں کے رہنے والوں کو تنبیہہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ نے اس طرف توجہ نہ دی۔ اگر آپ نے اس بات کا خیال نہ رکھا اور غفلت مجرمانہ کے نتیجہ میں یا جان بوجھ کر آپ نے ہماری کوئی روٹی یا سالن کی کوئی بوٹی ضائع کر دی تو آئندہ سارا سال آپ کو غذائی قلت اور تکلیف میں گزارنا پڑے گا۔

پس خدائی رحمتوں سے اپنے کو اور اپنے خاندانوں کو محروم نہ کریں بلکہ پوری کوشش کریں کہ جماعتی روٹی جو آسمان سے فرشتے لے کر آئے وہ ضائع نہ ہو۔ بلکہ اس کے لقمہ لقمہ ذرّہ ذرّہ کی حفاظت کی جائے اور اس کا صحیح استعمال کیا جائے۔ کیونکہ اس روٹی کے ہر ذرہ میں آسمان کی ایک برکت ہے اور کون بے وقوف ہے جو آسمانی برکتوں کو ضائع کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ پس اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں یہ قلت اور مہنگائی کا زمانہ ہے اس زمانہ میں ہم پر بڑا ہی اہم فرض یہ عائد ہوتا ہے کہ ہر قسم کے ضیاع سے بچیں اور جماعتی پیسہ کو بچائیں اور ذرّہ ذرّہ کی حفاظت کریں اس سلسلہ میں میں اس طرف بھی احباب ربوہ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہاں چونکہ امن کا ماحول ہے ہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور شفقت سے اور بڑی کثرت سے ملتے ہیں۔ کثرت کے ساتھ ایک دوسرے کے گھروں میں جاتے ہیں گویا ایک ہی برادری ہے جو یہاں بس رہی ہے۔ اس فضا سے غلط فائدہ اٹھا کر بعض چور قسم کی عورتیں اور مرد باہر کے دیہات سے یہاں آجاتے ہیں اور آرام سے گھروں میں داخل ہو جاتے ہیں اور چوری کر کے چلے جاتے ہیں یاد رکھیں مومن حسن ظن تو رکھتا ہے لیکن وہ بیوقوف نہیں ہوتا اور کسی بھی شر سے مغلوب نہیں ہوتا۔ اگر شر ہم پر غالب آجائے تو ہم پر الزام آئے گا کہ خدا نے تمہیں ایمان دیا، تقویٰ دیا، اپنے قرب کی باریک راہیں تم پر کھولیں، فراست دی، ذہانت اور عقل دی پھر بھی ایک چور جانگلن تمہارے گھر میں آ کر چوری کر کے لے جاتی ہے اور تمہیں خبر تک نہیں ہوتی۔

اس گندے ماحول میں ہمارے بعض بچوں کو بھی اپنی ناسمجھی کی وجہ سے یہ عادت پڑ گئی ہے کہ مسجد

میں سے جوتی وغیرہ اُٹھا کر لے گئے۔ (مردوں والے حصہ میں سے یا عورتوں والے حصہ میں سے) اگرچہ چودہ پندرہ ہزار کی آبادی میں دو یا چار ایسے کا ہونا جماعت پر کوئی الزام ثابت نہیں کرتا لیکن ہمیں اس قسم کا ایک آدمی بھی برداشت نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ تدابیر اور دعا سے کامیاب اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔

چند ہفتوں کی بات ہے اس سلسلہ میں مجھے بعض مردوں کی طرف سے بھی اور لجنہ اماء اللہ کی طرف سے بھی یہ تحریک کی گئی کہ سختی کے ساتھ اس چیز کو دبانا چاہئے اور کوئی بڑا ہی سخت اقدام کرنا چاہئے ایسے خاندانوں کے خلاف جنہوں نے اپنے بچوں کی صحیح تربیت نہیں کی اور انہیں سنبھالا نہیں۔ اس وقت میرے دل نے یہ فیصلہ کیا مجھے دعا کی طرف متوجہ ہونا چاہئے اور اپنے ربّ سے ہدایت لینی چاہئے کہ وہ کیا چاہتا ہے کہ میں اس معاملے میں کیا کروں؟ تب ایک خواب کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ اس جماعت کے بچے بھی اور بڑے بھی مرد بھی اور عورتیں بھی اطاعت کے ایسے مقام پر قائم ہیں کہ ان پر کسی قسم کی سختی کرنے کی ضرورت نہیں پیار سے ان کو سمجھاؤ یہ سمجھ جائیں گے۔

تو اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت کی روشنی میں بڑے درد کے ساتھ اور انتہائی پیار کے ساتھ آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ربوہ میں ایک بچہ بھی ایسا ہے جو اس گند میں ملوث ہے۔ اگر ربوہ میں ہماری ایک بچی بھی ایسی ہے جو ایسی گندی عادت میں مبتلا ہے تو خدا کے لئے آپ اس کی تربیت کی طرف متوجہ ہوں اور اس کو بھی دیانت کے اس بلند مقام پر کھڑا کریں دیانت کے جس بلند مقام پر اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو کھڑا کرنا چاہتا ہے۔

پھر ان ایام میں اس قسم کے سہو بڑی کثرت سے ہوتے ہیں کسی کا بٹوا کہیں رہ گیا، وضو کرنے لگے گھڑی اُتاری، نہیں یاد رہا، کوئی دوست آ گیا باتیں شروع ہو گئیں چلے گئے بعض دفعہ بسترے گاڑی میں رہ جاتے ہیں اور بعض دفعہ جلسہ پر آنے والا ہمارا احمدی بھائی گاڑی میں بستر ارکھ دیتا ہے خود سوار نہیں ہو سکتا۔ بعض دفعہ خود سوار ہو جاتا ہے اور سامان پیچھے چھوڑ دیتا ہے۔ عام طور پر ۱۰۰۰/۹۹۹ یہی ہوتا ہے کہ ایسے آدمی کا سامان یا اشیاء بٹوا یا روپیہ جو اس کی جیب سے گر جاتا ہے وہ ضائع نہیں ہوتا بلکہ مل جاتا ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے، اس فضل کو اپنی جماعت میں قائم رکھنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ دعاؤں کے ساتھ بھی اور تدبیر کے ساتھ بھی۔ ویسے تو ہر وقت ہی مومن کا یہ فرض ہے کہ اس ماحول کو پیدا

کرے۔ لیکن اس بابرکت اجتماع کے موقع پر خاص توجہ ہمیں اس طرف دینی چاہئے کہ اگر کسی کی جیب سے ایک لاکھ، دس لاکھ کروڑ روپیہ بھی گر جاتا ہے۔ تو ایک ایک پائی اور ایک ایک پیسہ اسے واپس مل جائے اور کسی شخص کے دل میں شیطان یہ وسوسہ نہ ڈالے کہ ”شیطان تیرا رزّاق ہے خدا تیرا رزّاق نہیں موقع ہے شیطان کی بات مان اور اس مال پر قبضہ کر لے“۔ بلکہ ہر احمدی اس مقام پر کھڑا ہو کہ رزق دینا خدا کا کام ہے اور اگر ہم ناجائز ذرائع سے رزق حاصل کرنے کی کوشش کرتے اور اس میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں تب بھی اس خدا میں طاقت ہے کہ اس رزق کو بھی ہم سے چھین لے اور اس کے علاوہ وہ جو جائز طور پر ہم نے کمایا ہوا ہے اس کو بھی بطور سزا کے ہم سے واپس لے لے۔

پس ہم تو خدائے رزّاق کو ماننے والے ہیں ہم اس گلی کی پرستش نہیں کرتے جس گلی میں ہمارا کوئی مہمان غلطی سے اپنا بٹوا پھینک جاتا ہے اور اس میں دس یا بیس ہزار روپیہ ہوتا ہے۔ ہم اس دیوار کے پرستار نہیں ہیں جس پر ہمارا ایک بھائی وضو کرتے وقت اپنی گھڑی یا کوئی اور چیز رکھ دیتا ہے۔ ہم ان مقامات کی پرستش نہیں کرتے جہاں نماز کے وقت جوتیاں اُتار کر رکھی جاتی ہیں۔ ہم تو اپنے خدا کی پرستش کرنے والے ہیں جو جب چاہتا ہے دیتا ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور جتنا چاہتا ہے دیتا ہے اور اس کے بہت سے ایسے بندے ہیں جنہیں وہ اس دنیا میں بھی بغیر حساب کے دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ دیتا ہے تو بندہ آرام پاتا ہے اور سرور بھی حاصل کرتا ہے اور لذت بھی حاصل کر رہا ہوتا ہے وہ خدا کی شان کو دیکھ رہا ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں کس طرح یہ دنیوی سامان ہیں اور کس طرح وہ ان کو تقسیم کرتا ہے اور کس طرح جب وہ رحم کرنے پر آتا ہے تو اتنا رحم کرتا ہے اتنا رحم کرتا ہے کہ اس کا بندہ شکر کے جذبات تلے دب جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تو کچھ بھی نہیں تھا دیکھو میرا خدا کتنا رحم کرنے والا، کتنا رزق دینے والا، کتنا خیال رکھنے والا اور دنیا کے اموال میں بھی روحانی سرور اور روحانی لذت پیدا کرنے والا ہے۔

تو اس اجتماع کے موقع پر خاص طور پر اس بات کا خیال رکھیں کہ ہمارے کسی بھائی کی خواہ وہ باہر سے آیا ہو یا یہاں کا رہنے والا ہو کوئی چیز ضائع نہ ہو اس کا کسی قسم کا کوئی نقصان نہ ہو۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے جماعت ایک بلند معیار پر قائم ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جلسہ کے دنوں میں گمشدہ چیزوں سے جس دفتر کا تعلق ہوتا ہے وہ چوبیس گھنٹے مصروف رہتا ہے اسی لئے کہ جہاں بھی گری پڑی کوئی چیز مل گئی وہ وہاں

پہنچادی گئی۔ پھران کو مالک کی تلاش ہوتی ہے دوسرے اجتماعات میں تو مالک کو چور کی تلاش ہوتی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارے اس اجتماع میں ہمارے اس دفتر کو مالک کی تلاش ہوتی ہے۔ چیز اس کے پاس آ جاتی ہے پتہ نہیں چلتا کون مالک ہے ایک آدمی کی جیب سے مثلاً بٹوا گر گیا اس کو ضرورت نہیں پیش آئی وہ جلسہ پر جا رہا تھا جلسہ سنتا رہا شام کو چار بجے فارغ ہوا پانچ بجے آیا کسی چائے کی دکان پر گیا چائے پی، جیب میں ہاتھ ڈالا، بٹوا غائب! مگر صبح دس بجے سے دفتر والے اس آدمی کی تلاش میں ہیں جس کا بٹوا گر گیا تھا۔ ان کو پانچ بجے تک انتظار کرنا پڑا تو یہ صحیح ہے کہ بڑا خوشکن نظارہ ہم جلسہ کے مقدس ماحول میں دیکھتے ہیں لیکن یہ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کو اپنے اندر قائم رکھنے کی ہر وقت کوشش کرتے رہیں تا کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری غفلتوں اور کوتاہیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اپنی یہ برکتیں ہم سے واپس لے لے۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ باہر سے جو مہمان آتے ہیں ان کے لئے میزبان چاہئیں سارا ربوہ ہی میزبان ہے اور ربوہ کے مکینوں پر پہلا فرض ہے کہ رضا کارانہ طور پر ان احباب کی خدمت کریں جلسہ کے انتظام کے ماتحت!!! اور پھر اگر بعض کو سہولت کے ساتھ فارغ کیا جا سکتا ہو تو صرف اس صورت میں یہ بھی ان کو حق دیا جاتا ہے کہ اپنے ایک بچہ کو یا بعض رشتہ داروں کو اپنے گھر کے کام کے لئے یا اپنی دکان پر کام کرنے کے لئے فارغ کروالیں۔ مگر بغیر اجازت کے کسی شخص کو ذاتی کام نہیں کرنا چاہئے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے رضا کار بہت کثرت سے مل جاتے ہیں تو جو جائز ضرورت ہے وہ افسر صاحب جلسہ سالانہ پوری کردیں گے۔ مثلاً اگر کسی کے چار بچے ہیں اگر وہ کہے کہ یہ تین بچے آپ خدمت مہماناں پر لگالیں اور اگر آپ فارغ کر سکتے ہوں تو ایک بچے کو فارغ کردیں تا کہ یہ میرے ذاتی کاموں میں میرا ہاتھ بٹا سکے یا جو میرے گھر میں مہمان ٹھہرے ہیں ان کی خدمت کر سکے۔

دراصل تو یہاں مہمان کون اور میزبان کون۔ آنے والے بھی مہمان اور ہم بھی مہمان میزبان تو ہمارا ربّ یا اس کے مسیح موعود علیہ السلام ہیں اور ایک لحاظ سے ہم سارے ہی میزبان ہیں۔ بطور خادم کے جو لوگ اپنے آپ کو مسیح موعود علیہ السلام کے خادم سمجھتے ہیں وہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مہمان ہو اور وہ میزبان نہ ہو اور خادم نہ ہو تو ہم ایک دوسرے کے میزبان اور خادم بھی ہیں اور ایک دوسرے کے مہمان بھی ہیں۔

پس جس قدر رضا کار چاہئیں اتنے رضا کار نظام کو ملنے چاہئیں اور میں رضا کاروں کو کہوں گا کہ جس محبت اور اخلاص کے ساتھ اور فدائیت کے ساتھ قربانی کے ساتھ اور تکلیفیں اُٹھا کر خدا کے مسیح کے ایک خادم کو خدا کے مسیح کے ایک مہمان کی خدمت کرنی چاہیئے۔ اِس طرح آپ خدمت کریں تا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو زیادہ سے زیادہ حاصل کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فرائض کی ادائیگی کی توفیق عطا کرتا رہے۔ آمین۔

(الفضل ۲۴؍جنوری ۱۹۶۷ء صفحہ ۱ تا ۳)

☆......☆......☆